

گذشت دنوں سرزمین پاکستان میں ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جو نہ صرف پاکستان بلکہ عالمی میڈیا پر بھی چھایا رہا حالانکہ اس ایسے واقعات روزانہ ہی اخبارات کی زینت بنتے ہیں اور نہ جانے کتنے ایسے واقعات بدنامی کے خوف کی چادر اوڑھے لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ جب بھی کوئی اہم واقعہ پیش آتا ہے یا میڈیا کے ہتھے چڑھ جانے کی وجہ سے مشہور ہو جاتا ہے تو ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں اس پر رائے زنی کرتا ہے یہی کچھ میر والا جتوئی میں پانچائی فیصلے کے نتیجے میں پیش آنے والے اس رومن فرسان سانحہ کی وجہ سے اس کا تذکرہ کیا تو کسی نے محض افسرانہ ضرورت نہیں ہے کہ موقع پر ہوا اخبارات میں ادارے لکھے گئے کالم نویسوں نے اپنے اپنے کالموں کا ویٹ کی ٹی دن تک بھرا کسی نے نہایت ہی دکھ سے اس کا تذکرہ کیا تو کسی نے محض افسرانہ ضرورت نہیں ہے کہ اس افسرانہ بھی صرف فوٹو سیشن یا کم از کم عوام کی نظروں کا خیر مروت کا مطالبہ کیا تو کسی نے محض مظلوم خاندان سے ہمدردی کو ہی کافی سمجھا (جیسا کہ ہماری انتظامیہ کے اعلیٰ افسران بھی صرف فوٹو سیشن یا کم از کم عوام کی نظروں میں سرخرو ہونے کیلئے بھگم بھگ میر والا جتوئی رہے کہ سرکاری وسائل کے ہوتے ہوئے نیکی کاموں سے چھپے رہنے کو کس کا جی چاہے؟ کیونکہ نہ بنگ لگے نہ جھٹلوی نہ رنگ وی چوکھا چڑھے کے مصداق یہ سودا کوئی میڈیا تھا۔ مگر جس بات کی طرف میں اس وقت توجہ دلاتا چاہتا ہوں اور جس سے اس سانحہ کی پوری رپورٹ خواہ وہ الیکٹرانک میڈیا نے پیش کی ہو یا پرنٹ میڈیا نے اس سے یکسر خالی ہے اور وہ بات ہے کہ اس واقعہ کے ذمہ دار کون تھے کیا وہ فوٹو گرافر کا کہ جس کا بہانہ کر کے یہ سارا شیطانی کھیل کھلایا گیا یا وہ سرچنگ کہ جنہوں نے جذبہ انتقام کی شدت یا پھر طرم یا مجرم پارٹی کی قوت کی حدت کی وجہ سے یہ فیصلہ پایا وہ بد بخت وہ بے غیرت افراد کہ جن کو یہ شیطانی کھیل کھیلنے کیلئے وقت ان کی آنکھوں کے ماں بہن کی صورت نہ دیکھی یا ان کی کھوپڑیوں میں موجود مغز نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اگر یہی کچھ ان کی ماں بہن یا بیٹی کے ساتھ ہو تو پھر ان پر کیا گزرے گی؟ اور یا پھر ہمارا الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کہ جس نے عورت کو اس انداز سے قوم کے سامنے پیش کیا ہے کہ عورت کا تقدس ہی لوگ بھول گئے آپ کسی دن کا کوئی اخبار اٹھا کے دیکھ لیجئے یا کسی بھی وقت کی وی کی سکرین دیکھ لیں آپ کو مختلف قسم کے پور بنائے مختلف عورتیں مختلف اشتہارات میں نظر والے سینما گھروں جیسی فیکٹریوں کے ہوں یا کسی مشروبات اشتہار میں دی گئی مصنوعات کی مشہوری کیلئے صرف ضروری قرار دے دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ بعض وہ چیزیں استعمال کرتی ہیں اس کیلئے بھی عورت کی ہی نمائندگی ہوتا ہے تو ساتھ تصویر عورت کی۔ وہ بھٹے مانسو ذرا غور تو اختیار کر رہے ہیں یا اخبارات صرف پیسے کے لالچ میں ان سے کتنے گھروں میں کتنے بچوں کی ذہنی ساخت پر اثر ہوگا اور اس آئے گی لیکن افسوس کہ یہ کون سوچے؟ ہر کسی کو تو دولت کی یا دستیابی ہے اور دل و دماغ میں پیسے کی جھن سوار ہے۔ اور بس۔ کسی کا گھر اجڑتا ہے تو اجڑے کسی کی عزت بر باد ہوتی ہے تو ہو جائے، یہ ان کی سر درد ہے ہمیں تو فقط اپنی جیب کی گرمی یا پیٹ و پیٹ کی فکر ہے۔ اللہ اللہ تے خیر صلا

ذمہ دار کون؟؟



کمپنی کے یا کسی اور صنعتی ادارے کے ہر جگہ اور ہر عورت کے مختلف اعضاء کی نمائندگی نہ جانے کیوں جو عورتوں کے استعمال کی ہی نہیں اور نہ ہی وہ جاتی ہے مثلاً اگر بلیڈ و غیرہ کی مشہوری کا اشتہار کر دے کہ آپ اپنی مصنوعات کی تشبیہ کیلئے جو طریقتہ کو چھاپ رہے ہیں یا بی وی ان کو پیش کر رہا ہے تو ان سے کتنے لوگوں کے اخلاق میں کردار میں پستی اور برپادی سے کتنے لوگوں کی طغیانوں سے کام

آپ کسی دن کا کوئی اخبار اٹھا کے دیکھ لیجئے یا کسی بھی وقت کی وی کی سکرین دیکھ لیں آپ کو مختلف قسم کے پور بنائے مختلف عورتیں مختلف اشتہارات میں نظر والے سینما گھروں جیسی فیکٹریوں کے ہوں یا کسی مشروبات اشتہار میں دی گئی مصنوعات کی مشہوری کیلئے صرف ضروری قرار دے دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ بعض وہ چیزیں استعمال کرتی ہیں اس کیلئے بھی عورت کی ہی نمائندگی ہوتا ہے تو ساتھ تصویر عورت کی۔ وہ بھٹے مانسو ذرا غور تو اختیار کر رہے ہیں یا اخبارات صرف پیسے کے لالچ میں ان سے کتنے گھروں میں کتنے بچوں کی ذہنی ساخت پر اثر ہوگا اور اس آئے گی لیکن افسوس کہ یہ کون سوچے؟ ہر کسی کو تو دولت کی یا دستیابی ہے اور دل و دماغ میں پیسے کی جھن سوار ہے۔ اور بس۔ کسی کا گھر اجڑتا ہے تو اجڑے کسی کی عزت بر باد ہوتی ہے تو ہو جائے، یہ ان کی سر درد ہے ہمیں تو فقط اپنی جیب کی گرمی یا پیٹ و پیٹ کی فکر ہے۔ اللہ اللہ تے خیر صلا

یا اس جیسے واقعات کی ذمہ دار ہماری پولیس ہے جو کیس کی تفتیش ذرا کم ہی کرتی ہے لوگوں کی جیب اور کاؤٹنس کی تفتیش زیادہ کرتی ہے کہ جیب کسی کی بھاری ہے اور زیادہ دن ہمارا پیٹ کون بھر سکتا ہے؟ پولیس کے ہاں تو وہی محترم ہے۔ یا مظلوم ہے جس کی جیب میں روپے پیسے کی فراوانی ہے ورنہ خالی جیب لے لے کے تھانے جانے والا تو شاید ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا غلام ہے۔ پھر یہ پولیس نہ صرف اس کے ملازمین بلکہ اعلیٰ افسران بھی عدالت میں اعلیٰ ججوں کے سامنے حقائق چھپاتے اور جھوٹ بولتے ہیں مگر محال ہے کہ تداامت کا ایک قطرہ بھی پسینہ بن کر ان کی پیشانیوں پر نمودار ہو۔ یا اس کے ذمہ دار ہماری عدلیہ کی ججز ہیں کہ جو آئے روز گھر سے بھاگنے والی ماں باپ کی عزت کو خاک و غون میں ملانے والی، بھائیوں کے ارمانوں کا خون کرنے والی اور شرم و حیا سے عاری عورتوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے ہیں بلکہ ان کے تحفظ کے احکامات بھی صادر فرماتے ہیں اور شریعت محمدیہ کا مذاق اڑاتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایسے آوارہ جوڑوں کو نشان عبرت بنانے کی بجائے انہیں گناہ کی زندگی گزارنے کا سرٹیفکیٹ دے دیتے ہیں۔ شاید یہ بھی کسی نظر پر ضرورت کے ظن سے پیدا ہونے والا کوئی نیکل پکے ہو۔

برادران اسلام اور میری پاکستانی قوم:

ان واقعات کی تشبیہ کی بجائے ان کے اسباب و عوامل پر غور کریں کہ ایسے واقعات کیوں رونما ہوتے ہیں اور پھر ان اسباب کو ختم کیجئے ان راستوں کو بند کیجئے تاکہ ایسے واقعات رونما ہی نہ ہوں جو نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان اور پاکستانی قوم بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کیلئے شرمندگی کا باعث بنتے ہیں۔ مگر اس کیلئے بھی تو ہمیں تعین کرنا ہوگا کہ ایسے سانحات کے وقوع پذیر ہونے کا ذمہ دار کون ہے؟ کون؟ کون؟